منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ۔ باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد ۔ توریت بلا توریہ انجیل بتبجیل ۔ گویان صفت و سیرت مبرد محمد

منشور محمدی کا فرمان		جاری رہے تا بہ ختم دوران		شایع رہے با ہزار تزئین		آمین آمین الٰہی آمین	

نمبر ۱۰ | مطبوعہ ۵ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۲ ہجری | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدۂ قلم صداقت جناب منشی سید عبد الحی صاحب سبزواری دام مجدہم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو	سبحانک لا شریک یا ہو	سردفتر انبیا محمد	سردار اصفیا محمد
تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند	ما بناپ نہین تجھے خداوند	اللہ کا ہو سلام اوسپر	اس کے اصحاب پر مقرر
عابد ہین تمام تو ہی معبود	ساجد ہین تمام تو ہی مسجود	بعد اس کے ای ناظرین منشور	ای پاک دلان بذل معمور
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شی	ہر دل مین تری جگہ نہان ہے	سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا	دین حق کا ہے اس سے چرچا
احسان ترا ہی کیا فراوان	منت کو ترے نہین ہے پایان	منشور محمدی یہی ہے	توقیع سرمدی یہی ہے
اللہ رحمان رحیم ہے تو	حادث سب اور قدیم ہے تو	بیدینون کو اس سے ہے ہدایت	دینداردنکو ہے فروغ ملت
جب مہر کی تیری اک نظر ہو	نار نمرود سرد تر ہو	اسپر گذرا ہے تیر ہوان سال	ہی چودہوان سال اسکو فی الحال
تمہاری پہ اپنے جب تو آوے	پانی سے آگ مین لیجاوے	رکھتا ہے یہ رخ نگارین	شرمندہ ہی جس سے ماہ پروین
تیری رحمت جو جوش پر آوے	ابر رحمت خروش پر آوے	صورت پر اس کے یہ جوانی	دیتی ہے لطف زندگانی
جب فضل ہوا جہان پہ تیرا	محبوب کو اپنے تو نے بھیجا	ہر ایک ورق ہی کاغذ زر	کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
وہ کون ہے باعث دو عالم	سردار جہان شفیع اکرم	ہر سطر مین اسکے نور دین ہے	جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے
سرچشمۂ رحمت الٰہی	خورشید چرخ رہنمائی	حرفون مین بہری ہے کتابی	ہے چشم پری کی روشنائی
محبوب خدا خدا کی رحمت	زینت دہ مسند نبوت	ایسا اخبار صدق آثار	ہے تم سے شیوع کا طلبگار
مقبول جناب رب داور	بے سایہ تنا جسکا جسم اطہر	چمکاتا ہے یہ جمال اپنا	ہر عشرے مین کمال اپنا
		ہے پانچ روپیہ قیمت سال	کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
		امید ہے صاحبان ہمت	قیمت دیونگے حسب طاقت

ہی دل سے دعاے سبزداری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

نقل فہرست مسلمانان جدید از دفتر مسجد جامع ممبئی

مخدوم و مکرم جناب مولانا محمد شریف صاحب دامت مجدہ
تسلیم۔ نقشۂ ذیل مرسول خدمت ہے درج اخبار فرماکے
سعادت دارین حاصل کیجئے۔

مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۰۲ ہجری۔

نیازمند محمد اسماعیل مہطولی۔

اسلامی نام	شیخ حسن	عبدالکریم	حلیمہ
عمر	۳۵	۳۶	۱۷
ذات	بہنڈاری	مرہٹی	مرہٹی
وطن	مہایم بمبئی	برودہ	رگھائی
کونیت کے نام	لکشمن	بلونت راؤ	گنگی
روز	جمعہ	جمعہ	جمعہ
تاریخ	۲	۲	۹
ماہ	صفر المظفر	صفر المظفر	صفر المظفر
سنہ	سنہ ۱۳۰۲	سنہ ۱۳۰۲	سنہ ۱۳۰۲

قبول اسلام

ناصر الدین مجیب المعترضین جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ
السلام علیکم۔ وعلی من لطیع اللہ ورسولہ آپ کی اس
کوشش مردانہ اور سعی دلیرانہ اور مضامین متین
وبراہین مبین نے ہر شخص کو واسطے جواب دہی اپنے
مخالف کے لطیفہ گو اور بزمہ سنج بنا دیا اللہ تعالی
روز بروز ترقی عطا فرماے۔ ماہ گذشتہ یعنی
صفر المظفر سنہ ۱۳۰۲ ہجری ایک شخص قوم ہنود سے جامع

مسجد مین وقت جمعہ آکر برضا و رغبت مشرف باسلام
ہوا اور نام اوسکا عبداللہ رکھا گیا۔ یہ شخص علاقہ
کیتھل ضلع کرنال کا باشندہ ہے۔

قبول اسلام

ایک شخص گوپال نامی عمر ۲۵ سالہ مذہب ہنود سے
توبہ کرکے مشرف باسلام ہوا نام اوسکا عبدالرحیم
رکھا گیا۔ دوسرا بدرالدین خان عمر قریبًا بیس سال
عیسائی جس کو اس کے چچا برخوردار خان "ڈاکٹر" چند
نے جو ۴ جون سنہ ۶۴ء کو امرتسر مین عیسائی ہوا
تھا اپنے ساتھ عیسائی کرلیا تھا اور اپنے لڑکے کی اسکی
ساتھ نسبت کی ہوئی تھی اور اب وہ بتاریخ مین
پڑھا کرتا تھا ۲۱۔ نومبر کو مشرف باسلام ہوا برضا
اور رغبت خود۔ راقم محمد رحمت اللہ بتاریخ

بقیہ جواب نور افشان نمبر ۳۷ جلد ۱۲ مطبوعہ
۱۱۔ ستمبر سنہ ۱۸۸۴ء

قولہ۔ اور اسی طرح ۲ تواریخ ۳۶ باب ۶ و ۷ و
وغیرہ سے یہویقیم کی بدکرداری اور برگشتگی
واضح ہے۔

اقول آپ کو یرمیاہ ۳۶ باب ۲۷ سے آخر تک
کا حوالہ دیتے شرم دامن گیر ہوی ہوگی خیر ہم تیسرے
اوسکو لکھ چکے ہین ناظرین وہان دیکھین لیکن یہویقیم
کو بت پرستی کی وجہ سے متی نے خارج نہین کیا
بلکہ صحیفہ یرمیاہ باب مذکورہ مین اوسکی اولاد
سے تخت داؤد کی نسل جانے اور ربلیات استعانی
کے نازل ہونے کا وعدہ ہوا تھا اس وجہ خاص سے

اوس کو خارج کیا ہی تاکہ مسیح ؑ داؤد ؑ کی وارث بنی رہین۔

اور ایک اور رمزہ کی بات ہے کہ اسوقت ہمارے روبرو بائبل رفرنس والی مطبوعہ امریکین مشن لودیانہ سنہ ۱۸۷۱ء رکھی ہوی ہے اس مین متی ۱ باب ۱۱ کی حاشیہ پر لکھا ہے کہ بعض نسخون مین یون ہی یوسیاہ سے یہویقیم اور یہویقیم سے یکونیا وغیرہ انتہیٰ۔

پس اگر مدرس صاحب سچے ہین تو بعض نسخون مین یہویقیم کیون لکھا ہوا ہے شاید کسی نے تحریف کی ہو

قولہ پھر فرماے کہ جن کو خدا گروہ اور نسل سے ایک دفعہ خارج ہونیکا حکم صادر فرماے اور دوبارہ ان کو ہی نسل مین شمار کرے۔

اقول پھر فرماے داؤد۔ سلیمان یہوداہ یہارس یوعز وراحب وردت وعوبید وغیرہ کو کیون اس نسب نامہ مین شامل رکھا۔ اچھی اچھی لوگ چھانٹ کر بدل لیتے ہے۔

یہ متی صاحب کی مدرس صاحب نے ایک اور غلطی ثابت کی اسپر ہم صاد کرتے ہین واقعی جو لوگ بدکار و بت پرست ہین وہ خدا کی جماعت سے خارج ہین۔

قولہ نہ ہماری یہ مجال ہے کہ جس کو خدا خارج بتاوے ہم اوس کو شامل کرین اور خدا کو صلاح دین۔

اقول یہ سچ ہے مگر اسی یہویقیم کو بعض نسخون مین کیون لکھا ہے اور دیگر بت پرستون بدکارون کو کیون شامل رکھا ہے پس آپ یہ بات دل سے نہین کہتے کہ ہماری کیا مجال ہے کہ خدا کی خارج کئے ہوؤن کو پھر داخل کرین عوام فریبی کی راہ سے ہے اور وہ جواب بھی آپ کا جس بنیاد پر آپ نے ان چاروں بادشاہون کے نام چھوڑ جانے کی تاویل کر کے دیا ہے غلط ہے امید ہے کہ آپ پھر اس جواب کی نظر ثانی سے درست کر کے اصلاح کرین گے اور ہم کو بلا غیظ و غضب کی منصفانہ جواب دین گے۔

قولہ ہان محمدیون کے پیشوا خلیفہ دوم عمر صاحب اپنی خدا کی مشیر ہین اکثر نزول قرآن اون کی مشورت پر ہوا ہے زبور ۲-۱-۶۔

اقول آپ سے معقول جواب نہ بن آیا کہسیانی ہوگئے اور ادہر ادہر کی ہانکنے لگی بھلا عذر تو کرو کہ ہم کہتے ہین کہ انجیل نویسون نے غلطی کی تو آپ جواب دیتے ہین کہ یہ تو خلیفہ دوم ہی خدا کی مشیر ہین اجی جناب یہ کیا جواب اور کیا بات ہے ملفوظہ عجب طرح کا یہ مخمصہ ہے سوال دیگر جواب دیگر۔ بتاؤ صاحب یہ رمز کیا ہے سوال دیگر جواب دیگر۔

جناب منشی صاحب غصہ کو کام نہ فرماے تہذیب سے باہر قدم نہ رکھئے انجیل کی ہر ایک غلطی کا جواب دیجئے مجادلانہ تقریر نہ کیجئے کذب و افترا پردازی اگرچہ آپ لوگون کا قدیم شیوہ ہے لیکن اہل حق کے روبرو پیش نہ جائیگی۔ حضرت عمر کا خدا کو مشورہ دینا ایسے جہونٹ بے سروپا کا کیا ٹھکانا ہے بھلا صاحب فرمائے تو قرآن کی کون سی آیت مین لکھا ہے کہ یہ خدا کی مشیر ہین اور کون

حدیث مین ہے کہ خدا یکتا حضرت عمرؓ کا مشورہ لیتا تہا ایسی بے تکی بات کہنا بڑی جہالت ہے افسوس ہے کہ ہم پر ایک بات کو سند بائبل سے بحوالہ باب و آیت ثابت کرتے ہین اور عیسائی بہائی اٹکل پچو گنوار کا سا لٹہہ مار کر الگ ہو جاتے ہین اور اپنی دعوے مین کوئی ثبوت نہین دیتے ۔ فقط ۔

راقم وہی غریب ۔ اٹکل ضلع بجنور کا ۔

بخدمت حامی دین لطیف جناب محمد شریف صاحب زادت عنایتہ

السلام علیکم ۔ بندہ بخیر ہے آپ کی خیریت مدام نیک چاہتا ہے بموجب تحریر جناب حال نومسلمون کا تسطیر کیا جاتا ہے وہو ہذا ۔ خاکسار جو محض برائے حمایت اسلام بمقابلہ پادریہاونی اور رنگ آباد وعظ و نصاری کیا کرتا تہا چونکہ خلوص نیت تہا ثمرہ اسکا خداوند تعالی نے بہت جلد لگایا یعنے ایک شخص مہیب سنگہ نامی ملازم پلٹن اول کنجنت چہاونی اور رنگ آباد باشندہ ضلع اعظم گڈہ قوم چہتری

لہ حاشیہ ۔ جس حدیث سے مدرس صاحب نے اپنی دست اندازی سے خدا کا مشیر استنباط کیا ہے اوس کو ہم خوب جانتے ہین مدرس صاحب نے اسکا حوالہ اس لئے ندیا کہ ہمارا فریب معلوم ہو جاویگا کہ خواص اسکو پسند نکریں اور معتبر نہ سمجہین مگر عوام فریبی ماتہ سے بچائینگی خواص تو ہمارے فریب مین کبہی آئے ہی نہین اور جاہلون کو جس پہلو چاہین اپنی دام مین لاسکتے ہین پس کیا ضرور ہے کہ ایسا کام کرین جس سے مدعا نہ حاصل ہو ۔ ۱۲

تکیہ شاہ مسافر صاحب مرحوم مین بعد نماز جمعہ روز جناب سجادہ صاحب سید غلام محمود و فتح علی شاہ صاحب و دیگر اہل اسلام بر دست ایں بندہ زیور اسلام سے مشرف ہوا اور نام اوسکا میان سلیم الدین صاحب بندہ نے رکہا سب حضار محفل نے مبارکباد دی اور نہایت خوشی اور خورمی حاصل ہوی جمعہ کو بعد نماز عصر تجدید نکاح میان سلیم الدین صاحب کی گئی ان کو اور اون کی زوجہ کو خلعت چہار سالہ کو نئی جوڑے پہنائے گئے ۔ اور موافق شرع شریف نکاح اس بندہ نے پڑہایا دولہ صاحب نومسلم کی سر پر خرمانثار کئے گئے اور لٹوائے گئے بعد نماز مغرب طعام ولیمہ بہی ساتہ ستر آدمیون کو جو شریک محفل عقد خوانی تہے جناب سجادہ صاحب ممدوح نے کمال مہربانی سے آپ شریک محفل طعام ہو کر طلبا وغیرہ کو کہلایا اور خود بہی تناول فرمایا اللہ جزاء خیر عطا فرماوے اور میان سلیم الدین صاحب کو بندہ نے کوتوالی مین ملازم بہی رکہوا دیا تیسری جمعہ کو میان کریم الدین صاحب نومسلم باشندہ قصبہ تیمرنی علاقہ اورنگ آباد قوم کنجڑ بعد نماز جمعہ جامع مین مشرف باسلام ہوا اور ختنہ بہی بعد چندے کیا گیا اور اچہا بہی ہو گیا چوتہی جمعہ کو میان عظیم الدین صاحب نومسلم باشندہ شہر متہرا قوم برہمن بعد نماز جمعہ زیور اسلام سے مشرف ہوا تا حال جناب ڈاکٹر صاحب کے یہان موجود ہے اوس کی بعد

پنجوین پہی جمعہ کو ایک عورت مسمات نواسے بوتہ
نو برس کے بعد نماز جمعہ مسلمہ ہوی عورت کا نام
خانون اور لڑکی کا نام امنہ رکہا گیا بعد اوس
کے ایک عورت شہر نگر جو چاندنی کا مشہور ہے
یہان آکر اوسنے کو دریافت کرکے بعد نماز
جمعہ مسلمہ ہوی نام اوسکا کلثوم رکہا گیا اب ماہ
صفر کی ۲ تاریخ ۱۳۰۲ روان کو ایک عورت بعد
نماز جمعہ مسلمہ ہوی اور نام اوسکا گوہر بی رکہا
گیا الحمد للہ فالحمد للہ علی ذالک غرضکہ خدا کا بڑا
احسان ہے جو یہ کام بندے کے ذمہ سے انصرام
پاتا ہے گو کہ بندہ گندہ اس لایق اپنے آپ کو نہین
جانتا خاکسار حتی الامکان ترویج دین متین مین
بجان و دل ساعی ہے خدا قبول فرما دے ۔ نیز
دو جلد کتاب براہین احمدیہ مصنفہ جناب میرزا
غلام احمد صاحب مجدد مبلغ پچاس روپیہ آنہ
آنہ کو منگوا کر ایک جلد کتاب مذکور جناب صوبہ دار
صاحب بہادر کی خدمت مین حسب الطلب پیش
کی گئی دوسری جلد کتاب مذکور کے سالہ چہارم
منجملہ مقیمہ اورنگ آباد بخدمت جناب میر مظفر
علی صاحب و جناب جمعدار صاحب و دیگر احبا
و دیندار ان رکہی گئی کہ تمام اہل رسالہ مستفید
کتاب سے ہوویں خداوند اس ساعی کو بموجب
الدال علی الخیر کفاعلہ کی اجر جزیل عطا فرماوے
دیگر جب پوادرنے دیکہا کہ اتنے آدمی اس کے
ہاتہ پر مسلمان ہوے تو از روے عناد قلبی اپنی
بہکاوے مشحون و کہہ دہ بردے بردے گریزپن
کی سفارش و رہبردی وعظ موقوف ہوئے کرت
چنانچہ چہاونی کے کوتوال صاحب نے بندے کو فرمایا
کہ بازار ماسر سے جو ایک لیوے پیسہ سے سند بانٹا
ہین کہڑے ہوکر وعظ کرتے ہین وعظ کرنا چاہے
غرض اس بہانہ سے بندے کا وعظ چہاونی مین
کئی روز سے نہین ہوا کمال درجہ کا افسوس ہے
کہ کوئی شخص بازار ماسر سے سند نہین لے دیتا ۔
اور یہان چنین کو بہت تیار ہوتے ہین فقط بیاعث
عجلت حال یہی مفصل نہین لکہا گیا اور عبارت
بہی تحریر نہ کی گئی ۔ اور یہ سب باتین اظہر من الشمس
ہین اکثر لوگ یہان کے جانتے ہین خاکسار جو دیندارین

جواب محبوب خان کے سرگذشت کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بعد حمد آفرینندہ چشمہ دین
متین و نعت حضرت سقاے آب ایمان مبین صاحبان
انصاف پر روشن ہو کہ اندنون ایک کتاب مسمی
محبوب خان کی سرگذشت میرے نظر سے گذری
اوس کو جو مین نے دیکہا تو وہی پرانا راگ بے سر
تال سے نظر آیا راقم کتاب نے جابجا بے تیک بہکانے
پختہ سڑک چہوڑ کر گندہ پانی کا چہڑکاؤ کیا ہے ۔
اور اکثر مقام پر جہوٹ کی رسی کو بل دیتا چلا گیا
ہے اور راستی کو بضاعت دنیا پر ڈاوان دوا
کیا ہے کہین مشک کا ایسا دہانہ کہول دیا ہے کہ گویا
معہ گہر بار حواس خمسہ کو ابتر کرکے آپ کو ضلالت سے
تر کیا ہے ۔ اور جابجا علانیہ و در پردہ توہین اسلام

پر کم بخت ہے لہذا بہ نظر خیر خواہی غریق دریاے
جہالت چند کلمہ صراط مستقیم کے دیکھاتا ہون شاید
یہ گورا بدن آتش دوزخ سے نجات پاوے۔ دعا
ای خداوند کریم تو اپنے فضل وکرم سے میرے دوست
محبوب خان صاحب بہادر گم کردہ راہ کو راہ راست
پر لا اور ان کے کاندہون سے گناہون کا بوجھ
اوتار اور تعصب کا کانٹا سینہ پر سے نکال اور
تسمہ حرص دل سے دور کر اور آب رحمت سے غسل
دیکر لباس ایمانی عطا کر آمین یا رب العالمین۔
آغاز کتاب۔ اس خاکسار خلایق کی جہوٹ سے عداوت
ہے کیونکہ مین خوشامد کے باتین کہنے نہین جانتا اگر
ایسا کرون تو میرا بنانے والا مجھ کو جلد اٹھالے جائیگا
ایوب ۳۲-۲۲۔ اور میرے دوست محبوب خان
صاحب کو جہوٹ زیادہ پسند ہے پس کیا ہے مسیح کی
ہر طرح سے خیر دیجاتی ہے خواہ مکاری سے خواہ
سچائی سے اور مین اوس مین خوش ہون بلکہ
خوش رہون گا فلپیون ۱-۱۸۔ اور مین اوس
سے کوسون دور بلکہ مین یہ سمجھتا ہون کہ وہ
جو دغا بازہے میرے گھر مین رہ نسکیگا اور جہوٹ
کہنے والا میرے نظر تلے نہ ٹہریگا زبور ۱۰۱-۷۔
۔ یہ حضرت گو کہ بنام نہاد عیسائی کہلاتے ہین
مگر بے ہادی کے خلاف تعمیل کرتے ہین۔ عیب
نہ لگاؤ کہ تم پر عیب نہ لگایا جاوے کیونکہ جسطرح
تم عیب لگاتے ہو اسی طرح تم پر بھی عیب لگایا
جاویگا متی ۷-۱ و ۲۔ اور مین بھی بموجب قول

مسٹر متی آپ کی خدمت کو حاضر ہون پس جو کچھ
چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کرین تو ایسا ہی
ان کے ساتھ کرو متی ۷-۱۲۔
قولہ اکثر آدمی خصوصاً میرے رشتہ دار اور دوست
و شاگرد وغیرہ و دیگر اشخاص کیا ہندو کیا مسلمان
بہت تعجب مین ہین۔
اقول تعجب کا مقام نہین۔ شعر۔ زمین شور و
سنبل بر نیارد۔ درو تخم عمل ضایع مگردان۔
یا یون سمجھو۔ کہ تم انہین ان کے پھلون سے پہچانوگے
کیا کانٹون سے انگور یا اونٹ کٹارون سے
توڑتے ہین متی ۷-۱۶۔ بھلا جہوٹ کیون ہوتے
ہو رشتہ دار آپ کے قصبہ کنڑا مین ہین اور
پیشہ سقائی کرتے ہین تعجب تو بڑی چیز ہے انکو
ذرہ برابر بھی خیال نہین۔
قولہ باوجود ہونے ایسا مضبوط دین اسلام
اوسکو ترک کرکے دین عیسوی اختیار کیا الخ۔
اقول چنانچہ لکھا ہے کہ خدا نے آجتک اوسنین
اونگنیوالے روح اور ایسی آنکھین کہ نہ دیکھین
اور ایسے کان کہ نہ سنین دئے ہین رومیون ۱۱-۸
قولہ کل ضلع بدایون وایٹہ وغیرہ مین ایک شور
پڑ گئی الخ۔
اقول استغفر اللہ اسقدر جہوٹ کیون نہ ہو اول
تو عالم زبردست دوسرے رئیس اعظم کیون
بھائی کیا جہوٹ لکھنے کے واسطے مذہب عیسوی
اختیار کیا ہے بہر جاؤ اور تعجب کرو عیش دشمرت

کرو اور اندھے موجاؤ وے مست ہین پر نشہ
ہین بیسعیہ ۲۹-۹-

قولہ اس مذہب مین کیا خوبی دیکھی جو اختیار کیا

اقول دو خوبی - اول خوبی یہ ہے کہ مذہب عیسوی بلا قید ہے کوئی وقت عبادت کا مقرر ہین اور نہ کوئی گناہ ہے اور جو چاہے کہاؤ پیو سو رہو پڑ شراب گرپ کہانا پیٹ کیواسطے اور پیٹ کہانے کے واسطے دوسری خوبی - یہان دیکھون تو اپرات - وہان گاون ساری رات - آپہی خیال فرمائین کہ اس علمیت پر جسکا نوکر رکھے گے ہوگا مبلغ پچیس روپیہ سوے مذہب عیسوی کے اور کہان دستیاب ہون گے اور جن کو ادنی درجہ کے طالب علم دس برس پڑہا سکین ان کو مسلمان مولوی صاحب کب کہین گے ہان پادری مولوی کہین تو کہین -

قولہ بعض بعض صاحب حسب عادت اپنے برا بھلا بہی کہتے ہین الخ

اقول میرے دوست جہوٹ بولنے والے کو جہوٹا ہی کہا جاتا ہے شاید عیسائی بہلا کہتے ہون

قولہ اور کچہ اصل کیفیت اس مذہب کے واسطے اون کے جو وہم مین گرفتار ہین الخ -

اقول لوگو آؤ تماشا دیکہو نابینا راہ دکہاتا ہے - ہل یستوی الاعمی والبصر -

قولہ اس کمترین کے والدین مین ملازم تہے الخ

اقول ملازم کئے طرح کے ہوتے ہین صوبہ دار تا سپاہی

جمعہ ارتلنگا سائیس تا کرم بخش وغیرہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمین عہدہ پر مامور تہے ورنہ اپنے مخدوم عہدہ کا نام لکہتے -

قولہ اور جب تین سپارہ اول کے اور ایک آخر کا اور سورہ یٰسین وغیرہ حفظ کر چکا تو باقی قرآن نظر سے پڑہا الخ -

اقول این چنین رسوا کنندہ حق کیدرا - میرے بہائی جہوٹ ہوے جاؤ مین بہی جہوٹے کو اسکے گہر تک پہنچاتا ہون کیونکہ ترتیب سے قرآن شریف پڑہنے کی نہین قاعدہ قرآن شریف پڑہنے کا مشہور و معروف ہے البتہ اندہے کو پہلے حفظ پڑہایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قرآن شریف نہین پڑہا اور مین یقین کرتا ہون کہ آپ کو قرآن شریف کے پارون کے نام تک یاد نہون گے اور سورہ یاسین کو پادری عماد الدین سے سنا ہوگا - جو تیسرے پارہ مین تلاش کرتے ہین اور تم خود سورہ یس (یاسین) کے کتابت کو دیکہو - باقی آیندہ -

بقیہ سوالات سابق

یہ حال تو اختصارا حضرت پولوس کا ہے باقی رہے اور شاگرد سو ان مین کوئی ملاح اور کوئی مچہوا ذلیل و رذیل اقوام سفہا سے ہین جن مین سے پطرس کو تو شیطان کا خطاب[1] خود مسیح ہی نے دیا ہے، اور اپنی ٹہوکر کا باعث کہا ہے پس ان کی رسالت کسی طرح پر صحیح نہین ہو سکتی کیونکہ یہ بڑے درخت

[1] متی ۱۶ باب ۲۲ -

ثابت ہوے اور ہم نے ان کو ان کی پہلون سے موافق
تعلیم مسیح سے پہچانا اور الگ ہو گئے - اب ہم کو
جواب دیجئے کہ برے درخت پر اچھا پھل کیونکے لگ
سکتا ہے اور کیا جھوٹے نبیون کی شناخت مسیح
کی شناخت سے تم علحدہ بتاؤگے پس ایسے دشمن
مسیح اور شیطان اور ان کی نہوکر کہلانیوالون
کی رسالت مطابق شناخت آیات ہذا کے باطل
اور غیر مقبول ہے -

ظاہرا یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی تقلید پولوس
اصل انجیل نہین ہین کیونکہ جسبات کی مسیح نے تعلیم
دی ہمیشہ اوسی کی برخلافی عیسائیون نے جیساکہ
اسی جگہ دو مقام نافرمانی عیسائیون سے ایک امتناع
عیب جوئی دوسرا شناخت رسالت پولوس وغیرہ
کی دکھلائی گئی -

سوال ۱۵ متی ۷ باب ۲۱ ہر ایک جو مجھے خداوند
خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت مین شامل
نہ ہوگا مگر وہی جو میری باپ کی جو آسمان پر
ہے اوسکی مرضی پر چلتا ہے - ۲۲ - اس دن
بہتیرے کہین گے ای خداوند ای خداوند کیا ہم
نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام
سے دیوؤن کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت
سے کرامات ظاہر نہین کین - ۲۳ - اور اوسوقت
مین ان سے صاف کہونگا کہ مین تم سے کبھی واقف
نہ تھا اے بدکردارو میری پاس سے دور ہو -
متعلق ان آیات کے سوال ہین ایک یہ کہ پہلی

آیتون سے جو سوال ۵ مین بیان ہوئین یہ
احتمال کیا جا سکتا تہا کہ جھوٹے نبی شاید مسیح کی
شاگردون اور حوارئین مین نہ ہون مگر ان
آیات ۲۱ سے ۲۳ تک مین مسیح علیہ السلام نے
صاف فرمادیا کہ میرے نام سے بہت سے کرامات
ظاہر کرین گے یعنے انجیل کے پیرو اور دین عیسوی
مین شامل ہوکر بہت خوارق عادات دکھلاوینگے
اور دیوؤن کو نکالین گے مجھے خداوند خداوند
پکارین گے اور میرے رسول کہلاوینگے -

اس طرح کی کھلی ہوی اشارون سے بخوبی متبین
ہوا کہ ضرور شاگردان اور حوارئین مسیح مین
سب یا چار پانچ جھوٹے رسول ہون گے کہ
کہ صیغہ جمع سب ہی پر اطلاق ہوتا ہے - اب ہم
دریافت کرتے ہین کہ یہ پیشین گوئی مسیح کی
واقع ہوی یا نہین - اور صورت واقع ہونے
سے ہم کو حوارئین و شاگردان مسیح مین سے جھوٹے
رسولون کا نام و نشان بتلاے جنہون نے مسیح
کے نام پر نبوت کی اور کرامات دکھلائین اور
دیوؤن کو نکالا ہو - یہوداہ اسکریوطی اس
زمرہ مین داخل نہین ہو سکتا کیونکہ وہ مسیح کے
روبرو ہی پھانسی لگاکر مرگیا اور عہدہ شاگردی
سے خارج ہو چکا تہا - اور اگر یہ پیشین گوئی
واقع نہین ہوی تو یہ کسیکا الحاقی کلام ہے -
کیونکہ مسیح علیہ السلام کی شان سے یہ بات بعید
ہے کہ واردات تاریخی بطور پیشین گوئی کے بیان

زمادین اور وقوع مین نزاع ہے لیکن مزید استعجاب یہ ہے کہ تمام عیسائی شاگردان وحوارئین کو مسیح سچے رسول جانتے ہین۔

سوال ۵۲۔ آیات مذکورۃ الصدر سے تثلیث باطل ہوتی ہے اور مسیح وخدا مین فرق زمین و آسمان اور بندہ ومولی کا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح فرماتے ہین کہ مجھ کو خداوند کہنے یعنے مجھ پر ایمان رکھنے سے ہرگز نجات نہ ہوگی بلکہ نجات خدا کی مرضی اور اسکی بجاآوری احکام پر مشروط و موقوف ہے۔ پس اگر باپ بیٹا روح القدس ایک ہوتے تو ضرور جیسے خدا کی مرضی و بجاآوری اسکے احکام سی نجات ہوتی ہی مسیح سے خداوند کہنے سے بھی ہوتی اور ایسا نہین ہے تو باپ بیٹا روح القدس بھی ایک نہین ہین روح القدس تو خود ہی اس بیان نجات مین متروک الاسم ہین

سوال ۵۳۔ یہان کفارہ کا بھی خون ہوگیا شفاعت مسیح رفوچکر بن گئی کہ مسیح علیہ السلام نے صرف خدا کی مرضی پر چلنے سے نجات کا فتوی دیا ہے اور آپ کو سبب نجات وشفیع ہونے سے علحدہ کیا ہے اگر کفارہ صحیح ہوتا تو مسیح علیہ السلام اس سے کیون انکار فرماتے بلکہ صاف بیان فرما دیتے۔

بالتحقیق یہ امر ہے کہ مسیح کو بالہام آلہی اپنی غیبت سے ایام مین حوارئین کا شرک وارتداد معلوم ہوا ہوگا کہ یہ لوگ بعد میرے میری شفاعت پر ایمان رکھنے اور مجھ کو خدا کہنے مین نجات سمجھین گے اور احکام آلہی کو ترک کرین گے خدائی مین تین اقنوم ٹھہرا دین گے اور خود دعوے رسالت کرین گے اس لئے حضرت مسیح نے ان سب مفاسد کو بطور پیشین گوئی کی رد اور باطل کر دیا تاکہ اہل حق ان حرکات سے متنفر رہین۔ سو الحمد للہ یہ پیش بندی حضرت مسیح علیہ السلام کی نصیب اہل اسلام ہے اور تمام عیسائی موافق فرمان آپ کے آسمانی بادشاہت سے محروم ہین۔ یہ غلبہ دین حق ہے کہ خود قائلین تثلیث وکفارہ ومعتقدین رسالت پولوس والوہیت مسیح کی مسلمہ کتاب مین ان سب کا بطلان قرار واقعی خاص مسیح کی زبان سے مندرج ہے۔

سوال ۵۴۔ متی ۱۰ باب ۲۳ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تم اسرائیل کے سب شہرون مین پھر نہ سکوگے جب تک کہ ابن آدم نہ آئے۔

مسیح نے اپنے شاگردون کو دین کی تعلیم وتلقین کے بعد یہ بھی صاف فرما دیا کہ تمہاری منادی تمام بلاد اسرائیل مین کمال کو نہ پہونچیگی کہ ابن آدم یعنے حضرت احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث برسالت ہون گے چنانچہ موافق پیشین گوئی مسیح علیہ السلام کے پانچ سو چھ سال کے درمیان مین کہ اس عرصہ تک دین عیسوی اکثر بلاد روئے زمین تک نہین پہونچی تھا کہ آنحضرت نے ظہور فرمایا اب داعیان مذہب مسیح آنکھون پر پردہ تعصب کا ڈالکر کیون انکار کرتے ہین اگر یون کہئے کہ

یسع علیہ السلام نے ابن آدم اپنی ذات سے مراد لیا ہے تو یہ صریح غلط ہے آپ تو موجود تھے آنے کا لفظ کیون کہا۔

اور اگر یون فرمائے کہ یہان مسیح نے اپنے دوبارہ آنے کو فرمایا ہے تو ہم کہین گے کہ یہ پیشین گوئی غلط اور پوری غیر ثابت ہے کیونکہ جن شاگردون سے یہ بات کہی گئی تھی وہ سب اور ان کے شاگردان شاگرد منادی کرتے کرتے رخصت عدم ہوگئے اور اب تمام روئے زمین پر ایسا کوئی شہر و بلد نہین ہے جہان ایک دو وعویدار و مناد مذہب عیسوی نہ ہو مگر آجتک مسیح نہین آئے اس صورت مین انجیل غلط یا مسیح کاذب ٹہرتے ہین۔

ذرا دل کی عہر اور آنکھون سے ہٹ دہرمی کا پردہ ہٹاؤ تو صاف معلوم ہوجاوے کہ مسیح اگر اپنے مکرر آنے کی اسبات پر شروط کرتے تو ابتک کبھی کے آگئے ہوتے لیکن یہ تو اشرف الانبیا کی آمد کا حال ہے ؎ تو گوہری آدم صدف تو رہبر و ما خلف

براہنیا واری شرف چند انکہ برست کیمیا

اللہ اللہ کیا تعصب و انکار ہے علمائے مسیحی کا کہ اگرچہ مسیح کا کاذب نہ بنین مگر پیغمبر عرب کا اقرار نکرین اور ابن اللہ کہتے کہتے گو عیسیٰ کو ابن آدم تسلیم کرلین پر ختم الرسالت پر ایمان نہ لائین لمنولفہ

ای تعصب ہم ترا خانہ خراب
تو نہ کافر کہتے مومن کرد نے

سوال ۵۵ متی ۱۱ باب ۱۲ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے وقت سے ابتک آسمان کی بادشاہت پر زبردستی ہوتی ہے اور زبردست لوگ اسے چھین لیتے ہین۔

مسیح و یوحنا دونون بزرگوار ایک ہی زمانہ مین موجود تھے چنانچہ مسیح علیہ السلام یوحنا علیہ السلام سے مرید بھی تھے اوسی زمانہ کا یہ حال ہے کہ آسمانی بادشاہت کو جسکا مالک خدا ہے زبردستون نے چھین لیا تھا اور یہ بھی کو جو وارث اس بادشاہت کا موافق عقیدہ عیسائیون کے گنا جاتا ہے زبردستی پکڑ کر دار پر کھینچ دیا تھا تو اس صورت مین آسمانی بادشاہت ضرور کسی مقررہ عرصہ تک خالی پڑی رہی ہوگی اس لئے عیسائیون کو ضرور ہے کہ اس عرصہ کی مدت سے ہم کو مفصل آگاہ کرین۔

سوال ۵۶ بعد ضبطی آسمانی بادشاہت کے انتظام کسی نے اور کیونکر کیا ہوگا۔

سوال ۵۷ بعد چھین جانے آسمانی بادشاہت کے کس وقت اور کیونکر قبضہ خدا مین آئی ہوگی یا نہین۔ جس طور سے نقلاً قبضہ سے نکل جانا بیان ہوا ہے۔ اوسی طور سے قابض ہونے کی کوئی آیت انجیل سے پڑہکر سنا دین۔

سوال ۵۸ کوئی شخص خدا پر حاوی اور غالب ہوسکتا ہے یا نہین۔

سوال ۵۹ ان زبردستون کے نام بتاؤ جو یوحنا کی وقت سے مسیح کی وقت تک آسمانی

پادشاہت خدا سے چھین لیتے ہے۔

سوال ۶۰ یہ چھینا جھپٹی کتنے برسون اور کتنے دفعہ ہوئی۔

سوال ۶۱ اس زبردستی کے زمانہ مین خدا کیون غافل ہوگیا اور کس نیند سوگیا تہا۔

سوال ۶۲ جب آسمانی پادشاہت کو چھین لیا تہا تو خدا نظر بند کیا گیا تہا یا کسی محفوظ جگہ مین چھپ رہا تہا اور کس مقام پر۔

سوال ۶۳ جب مسیح کی ایام مین آسمانی پادشاہت چھینا جھپٹی مین رہی تو مسیح وارث یا مالک کس آسمانی پادشاہت کے تہے۔

سوال ۶۴ مسیح آسمانی پادشاہت کے مختار یا مالک اپنے مرنے کے بعد ہوے یا قبل از مرگ ایام حیات مین۔

سوال ۶۵ متی ۱۲ باب ۳۱ اس لئے مین تم سے کہتا ہون کہ لوگون کا ہر طرح کا گناہ اور کفر معاف کیا جاویگا مگر وہ کفر جو روح کے حق مین ہو لوگون کو معاف نہ ہوگا۔ ۳۲۔ جو کوئی آدم کے حق مین برا کہے اوسے معاف ہوسکیگا پر جو روح القدس کے حق مین برا کہے اوسے ہرگز معاف نہ ہوگا۔ نہ اس جہان مین نہ اوس جہان مین۔

ان آیات مین مسیح نے اپنی اور روح القدس کی مراتب کا فرق بیان کرکے اور روح القدس کو اپنے سے افضل بتلاکر تثلیث کو تین تیرہ فرمادیا ہے اور قائلین تثلیث کو تین پانچ کرنیکی گنجایش نہین چھوڑی یعنے روح القدس کا گنہگار مردود اور مسیح کا گنہگار مقبول ہے اگر روح القدس اور مسیح ایک ہوتے تو ایک ہی طرح پر ان کی نسبت تکفیر کرنیوالون کو تخویف دلائی جاتی پھر کس لئے خلاف نقل ان کو ایک سمجھا جاتا ہے۔ اور عجب تر یہ ہے کہ روح القدس تثلیث کی تیسری کرسی پر بٹہایا گیا ہے اور مسیح انہین آیات مین، روح القدس کو اپنے سے اول نمبر پر خلاف عقاید تثلیث کے سمجھتے ہین

سوال ۶۶ آیات صدر مین بیان ہوچکا ہے کہ انسان کا ہر قسم کا کفر خصوصاً مسیح کے معاملہ مین لاعلاج معاف کیا جاویگا تو کفارہ کس کہیت کی مولی ہے اور مدار نجات کفارہ پر بتلانا اور مرغی کی ایک ہی ٹانگ گاے جانا گمراہی ہے۔

سوال ۶۷ مسیح کی نسبت تکفیر کرنا معاف ہوسکتا ہے تو یہود کو کافر اور جہنمی کیون کہا جاتا ہے۔

سوال ۶۸ متی ۱۲ باب ۳۸ ای استاد ہم تجہ سے ایک نشان دیکہنا چاہتے ہین۔ ۳۹۔ اوسنے انہین جواب دیا کہ اس زمانہ کے بدکار و حرامکار لوگ نشان ڈہونڈتے ہین پر یونس نبی کی نشان کے سوا کوئی نشان اونہین دکہایا جائیگا۔

اس مقام پر معجزات مسیح باطل ہوتے ہین اور صاف خبر ہے کہ سواے مصلوب ہوجانے اور زمین مین دفن ہونے کے مسیح نے کوئی معجزہ نہین دکہلایا اس سے پہلے جو متی نے اوسکی معجزات بیان کئے ہین ان سب کی یہان پر تردید ہوتی ہے

اب ہم کونسی بات صحیح سمجھین اگر اس سے پہلے معجزات پر صاد کرتے ہین تو یہ کلام امتناع معجزات کا باطل ہوتا ہے اور اگر اس کلام کو صحیح رکھتے ہین تو پچھلے اور آیندہ معجزات خورد برد ہوے جاتی ہین۔

سوال ۶۹ مسیح نے اس واردات کے بعد پھر کوئی معجزہ دکھلایا یا نہین۔

سوال ۷۰ مسیح خود بخود اپنی ارادہ سے مصلوب ہوے یا کسی نے براہ ظلم و تعدی مصلوب کر دیا

سوال ۷۱ مسیح زمین مین آپ ہی آپ دفن ہوگئے یا کسی ظالم نے گستاخانہ بے باکانہ خاک مین ملا دیا یا اوسکی وارثون نے اوسکو مردہ سمجھکر زمین مین گاڑ دیا۔

سوال ۷۲ معجزات بحکم خدا ہوتے ہین یا بالقصد رسول ہوتے ہین یا اسمین لوگون کی بھی امداد اور شراکت ہوتی ہے۔

سوال ۷۳ متی ۱۲ باب ۴۳ جب ناپاک روح آدمی سے باہر نکلتی ہے تو سوکھی جگہ مین آرام ڈھونڈتی پھرتی اور جب نہین پاتی۔ ۴۴۔ تو کہتی کہ مین اپنی گھر مین جس سے نکلی ہون پھر جاؤنگی اور آکے اوسے خالی اور جھاڑا اور لیس پاتی ہے۔ ۴۵۔ تب وہ جاکے اور سات روحین جو اوس سے بدتر ہین اپنے ساتھ لاتی اور وے داخل ہوکے وہان بستی ہین سو آدمی کا پچھلا حال لگلے سے برا ہوتا ہے۔

یہان سے معلوم ہوا کہ ناپاک روحین کسی طرح نہین نکل سکتین اور پاک نہین ہوسکتین اور پاک روحین نہین دخل پاسکتین اور اگر کوئی ناپاک روح کو مثل عیسیٰ و شاگردان عیسیٰ سے نکال بھی دے تو بامداد دوسرے ناپاک روحون کے یہ روحین پھر جسم انسان مین دخیل ہوکر انسان کو پہلے سے زیادہ خراب اور ناپاک کر دیتے ہین۔ اور نجات مین یہ بات مشروط ہے کہ جب تک ناپاک روح نہ نکلے آدمی خدا کے طرف مائل اور آسمانی بادشاہت کی لایق نہین ہوسکتا تو اس صورت مین سلسلہ نجات مسیح اور مسیحیون سے منقطع ہوگیا یا نہین۔

سوال ۷۴ جب ناپاک روحین مسیح سے دور نہ ہوسکین تو ان کو باعث نجات کہنا اور انکا ناپاک روحون کے نکالنے مین سعی بیجا کرنا اور دینا مین اسیواسطے آنا اور اوسپر اتہام الوہیت لگانا کیا معنے رکھتا ہے اور کیا نتیجہ پیدا کرتا ہے

سوال ۷۵ جن لوگون سے مسیح یا اون کے شاگردون نے ناپاک روحین نکالین وہ تو پہلے سے زیادہ گمراہ ہوے ہونگے۔

سوال ۷۶ جب ناپاک روح والے مسیح کے سبب ناپاک روح کی ایک دفعہ نکل جانیسے ہمیشہ ہمیشہ کو پہلے سے زیادہ خراب و ناپاک و گمراہ ہوے تو مسیح باعث گمراہی خلایق ہوے یا نہین۔

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔